Email : haqkiraoshni@gmail.com MGN/170/2015-2017 Reg No. MAHURD/2014/59864

ملت اسلامیہ کا ترجمان

بیادگار: حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمیؒ
زیرسرپرستی: حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی

ہفت روزہ

حق کی روشنی

مالیگاؤں

Weekly HAQ KI RAOSHNI Malegaon

Vol. No. 03 Issue No. 31 Date 13/07/2017 Thursday Rs.2/-

جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۸؍شوال المکرم ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۳؍جولائی ۲۰۱۷ء جمعرات قیمت ۲ روپے

پیغام

انسان قدیم زمانے میں برہنہ رہتا تھا، جیسے جیسے انسانی علوم اور تہذیب کا ارتقاء ہوا وہ کپڑے زیب تن کرنے لگا۔ میں آج جو کپڑے پہنتی ہوں یہ انسانی دانش اور اس کی تہذیبی نفاست اور ترقی کی معراج ہے، جس کے لئے اس نے ہزاروں سال کا سفر کیا، اس لئے یقیناً یہ اس کی پسماندگی کی علامت نہیں ہے، بلکہ برہنگی (برہنہ رہنا) پسماندگی کی علامت ہے، اور اس بات کا مظہر ہے کہ انسان اب بھی پرانے زمانے میں بستا ہے۔

(نوبل انعام یافتہ باحجاب یمنی خاتون توکل کرمان)

گوشۂ سیرت

عرب کا معاشرہ اور اصلاح کا آغاز

افادات حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمیؒ

محترم قارئین! اسلام سے پہلے عرب کے لوگ زندگی کے معاملے میں کسی سنجیدہ فکر کے مالک نہ تھے اور نہ ہی وہ اس بحث میں پڑھنا چاہتے تھے، ان کی ساری جدوجہد مادی زندگی اور اس کی آسائشوں کے لئے مختص تھی۔ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا (زندگی تو بس دنیا کی ہے) جائز و ناجائز، حلال و حرام، عذاب و ثواب، ان ساری باتوں سے وہ نا آشنا تھے، ان کی زندگی کا نہج یہ تھا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا (اپنے بھائی کی حمایت کرو، اس کی مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم!)

یہ ان کا مزاج تھا اور ان کے معاشرے میں یہی طریقہ رائج تھا، اسلام نے ان کے سامنے زندگی کا جو نقشہ پیش کیا وہ ان کے اس مزاج اور معروف زندگی سے بالکل الگ تھا، اس میں جائز و ناجائز، حلال و حرام اور عذاب و ثواب کا تصور تھا، اسی اساس اور بنیاد پر اسلام نے عرب کے معاشرے کو استوار کرنا شروع کیا، چنانچہ اب اس معاشرے میں باہر کی خواتین آکر شامل ہونے لگیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: اے پیغمبر جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں اس بات پر کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ فواحش کے قریب جائیں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، اور نہ ہی کسی پر تہمت اور بہتان باندھیں گی، اور نہ ہی کسی بھلی بات میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو آپ ان کی بیعت قبول کرلیجئے۔

جن اصولوں کی پابندی کا عہد عورتوں سے لیا جا رہا ہے مرد اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں، بخاری شریف میں یہی کلمات مذکور ہیں جن پر آپ ﷺ صحابہ کرامؓ سے بھی بیعت لیتے تھے، بیعت عقبہ کا ذکر حضرت عبادہ ابن صامتؓ نے ان ہی الفاظ کے ساتھ کیا ہے، ان امور کی جس طرح گھر کے اندر ضرورت ہے اسی طرح ان کی ضرورت گھر سے باہر بھی ہے، اصول و کلیات میں مرد و عورت یکساں ہیں، اب جب تمام معروف اور بھلائی میں تاکید ہے کہ عورت نافرمانی نہ کرے، تو جب تک ایک خاتون کو یہ معلوم نہ ہو کہ معروف کیا ہے؟ بھلی بات کیا ہے؟ تو وہ کس طرح تعمیل کرے گی؟ لہٰذا حصول علم اس پر فرض ہے، بخاری شریف میں ہے: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، دین کی باتیں سیکھنے میں وہ شرم و حیا نہیں کرتیں۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ عید کا خطبہ دیا، بعد میں آپ کو احساس ہوا کہ عورتیں محروم نہ رہ جائیں کہ آپ نے عورتوں کو کچھ نہ سنایا تو آپ ﷺ یہ خیال آتے ہی خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی، صدقہ کی ترغیب دی اور دیگر امور خیر بتلائے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! آپ کی مجلس میں مردوں کی کثرت رہتی ہے، آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمادیں، آپ ﷺ نے ان کی درخواست قبول فرما کر ایک دن کا وعدہ فرمایا۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ مدینہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تمام خواتین کو جمع کرنے کا حکم دیا اور اپنا نائب بنا کر حضرت عمرؓ کو بھیجا، انہوں نے سلام کیا اور سلام کے بعد کہا اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (میں حضور ﷺ کا قاصد بن کر تمہارے پاس آیا ہوں، عیدین میں تم شرکت کرو البتہ جمعہ کی نماز تم پر فرض نہیں اور جنازے کے پیچھے نہ چلو۔ (جاری)

☆......☆......☆

صاف صفائی سے متعلق اسلامی تعلیمات اور ہمارا معاشرہ

تحریر: مفتی محمد عامر یاسین ملی

اسلام دنیا کا پاکیزہ ترین مذہب ہے، جو اپنے ماننے والوں کو صاف ستھرا رہنے اور طہارت و نظافت کا اہتمام کرنے کی پاکیزہ تعلیم دیتا ہے۔ اگر ہم گہری نظر سے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کریں گے تو یقیناً اس بات کا اعتراف کریں گے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہمہ جہت پاکیزگی کا حکم دیا ہے۔ دل اور دماغ سے لے کر زبان، کان اور نظر تک، لباس سے لے کر غذا تک، اعمال سے لے کر افکار تک، ماحول اور معاشرے سے لے کر سیاست اور حکومت تک ہر شعبے کا ہر جہت اور ہر پہلو سے پاک ہونا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خدا ان لوگوں کو اپنا محبوب بناتا ہے جو بہت زیادہ پاک و صاف رہتے ہیں۔ (سورہ توبہ آیت: ۱۰۸) سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا صاف صفائی اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (مسلم شریف)

قبا کی بستی میں ایسے مسلمان آباد تھے جو صاف صفائی کا خوب اہتمام کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں ان کا خاص طور سے ذکر فرمایا کہ ''اس میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (سورہ توبہ) رسول اکرم ﷺ خوب پاک صاف رہتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اپنے کپڑے، بدن، گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔

اسلام چاہتا ہے کہ آدمی اپنی روح کو بھی پاک و صاف رکھے اور جسم کی صفائی کا بھی اہتمام کرے، روح کی پاکیزگی یہ ہے کہ اس کو کفر و شرک اور معصیت و ضلالت کی نجاستوں سے پاک کر کے صالح عقائد اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کیا جائے اور جسم کی طہارت و نظافت یہ ہے کہ اس کو ظاہری ناپاکی سے پاک اور صاف رکھ کر نظافت اور سلیقے کے آداب سے آراستہ کیا جائے۔

طہارت و نظافت، صفائی اور پاکیزگی سے متعلق چند بنیادی اسلامی تعلیمات اور آداب ملاحظہ فرمائیے:

(۱) سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالیے، کیا معلوم سوتے میں آپ کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہو۔

(۲) غسل خانے میں پیشاب کرنے سے پرہیز کیجئے۔

(۳) ضروریات سے فارغ ہونے کے لئے نہ قبلہ رخ بیٹھئے اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کیجئے۔

(۴) فراغت کے بعد ڈھیلے اور پانی سے استنجاء کیجئے اور استنجاء کے بعد مٹی یا صابن سے خوب اچھی طرح ہاتھ دھولیجئے۔

(۵) نرم جگہ پر پیشاب کیجئے، تاکہ چھینٹے نہ اڑیں اور ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیجئے۔

(۶) ندی، نہر، عام راستے، عوامی مقامات، اور سایہ دار جگہوں پر قضائے حاجت کے لئے نہ بیٹھئے۔

(۷) استنجاء کے لئے جانا ہو تو جوتا پہن کر اور سر پر ٹوپی رکھ کر جائیے اور دعا کا بھی اہتمام کیجئے۔

اس قدر اہم اور پاکیزہ تعلیمات کے باوجود جب ہم اپنے ماحول اور معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ جان کر نہایت افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی ان پاکیزہ تعلیمات کو فراموش کر دیا اور مسلم بستیاں اور علاقے گندگی اور غلاظت کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔

گھر کا صحن ہو یا گلی اور بازار ہر جگہ کوڑے کرکٹ کا انبار نظر آتا ہے، کوڑا دان ہونے کے باوجود کوڑا کرکٹ راستوں پر ڈال دیا جاتا ہے۔ مکانات، اور کارخانوں کی دیواروں کے پاس لوگ پیشاب کر دیتے ہیں، خالی جگہوں، عوامی راستوں اور کھلے مقامات کو رفع حاجت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں

☆فضا خراب ہوتی ہے۔ ☆ماحول تعفن زدہ ہوتا ہے۔ ☆گندگی اور غلاظت پھیلتی ہے۔ ☆بیماریاں عام ہوتی ہیں۔ ☆صحت تباہ ہوتی ہے۔ ☆دوسرے مسلمانوں اور عام انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ☆مسلمان بدنام ہوتے ہیں نیز دوسروں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ حالانکہ اسلام ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ماحول اور معاشرے کو آلودہ کریں یا گندگی پھیلا کر لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کریں۔

یاد رکھیں! گندگی اور غلاظت پھیلانے کے نتیجے میں دوسروں کے ساتھ ساتھ گندگی کرنے والے افراد بھی مختلف بیماریوں اور متعدد نقصانات کا شکار ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

گئو رکھشکوں کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ

تحریر: حافظ زبیر احمد ندیمی ملی

دنیا کے ملکوں میں ہندوستان ایک عجیب وغریب ملک ہے، جہاں کے بعض بسنے والوں کو ان کی پسندکی غذا سے بھی روکنے کی کوشش کی جاتی ہے، خاص طور سے مسلمانوں کے منہ کا نوالہ معاشی طور پر کمزور کر کے جہاں چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے، وہیں ظاہری طور پر بھی گوشت وغیرہ کے کھانے سے نت نئے حربے اختیار کر کے انہیں روکنے کی کوشش کی جاتی ہے، نریندر اور دیویندر کی جوڑی نے برسر اقتدار آنے کے بعد فوراً ہی مہاراشٹر میں گائے اور اس کی نسل کے جانوروں کے ذبیحے پر پابندی لگا کر ایک تیر سے کئی شکار کرنے کی کوشش کی ہے، ان کا اگر بس چلے تو یہ بیف کے ساتھ ساتھ چکن، فِش (مچھلی) اور پرندوں کے گوشت کو بھی اسی ضمن میں شامل کردیں۔

یہ بھی طرفہ تماشہ ہے کہ بعض مواقع اور ہندوؤں کے تہوار کے موقع پر بیف ذبیحے پر پابندی لگا کر مسلمانوں کو خاص طور سے گوشت خوری سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے، مہاویر جین کی پیدائش پر بھی بندش لگائی جاتی ہے۔ اگر ایک طبقہ کی دلجوئی اتنی ہی مقصود ہے تو بقرعید کے تین دنوں میں سبزی خوری پر بھی پابندی لگانا چاہئے، تاکہ مسلمانوں کی بیس پچیس کروڑ آبادی کی بھی دلداری ہو سکے۔

ادھر جب سے گئوکشی پر پابندی لگائی گئی ہے خودساختہ گئو رکھشکوں اور درحقیقت غنڈہ گردوں کی بن آئی ہے کہ یہ کسی بھی شخص کو بیف کے شبہ میں پیٹ پیٹ کر اور بھیڑ اکٹھا کر کے قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کر رہے ہیں، دادری کے اخلاق احمد سے لے کر ایک بڑی تعداد کو محض شبہ کی بنیاد پر قتل کر دیا گیا ہے۔ مہاراشٹر سے لے کر بہار اور یوپی سے لے کر آسام وغیرہ تک یہ سب تماشے جاری ہیں، اور حکومت چپ سادھے بیٹھی ہے، اگر یہی صورت حال رہی کہ بھیڑ اکٹھا کر کے اکادکا افراد کی زندگی سے کھیلا جاتا رہا، تو مظلوموں کو بھی اسی طرح کی صورت حال اختیار کر کے مخالف طبقے کے نہتے افراد کو نشانہ بنانے کا کام خدا نخواستہ شروع ہو جائے تو ہندوستان کا کیا ہوگا؟ اگر چہ گائے کی حفاظت کے نام پر ملک میں جو گئو شالائیں بنائی گئی ہیں وہاں پر گائے بیل کی حفاظت کا ناقص انتظام آئے دن گائے بیل کے مرنے کی خبریں لاتا رہتا ہے، حال ہی میں اخبارات میں یہ اطلاع آئی تھی کہ راجستھان کی سرکاری گئوشالہ میں چھ ماہ کے اندر ۱۵۰ گائے بچھڑے کی موت ہوگئی، یہ خبر گئو رکھشکوں کے منہ پر ایک زناٹے دار طمانچہ ہے کہ حکومت کی طرف سے گئوشالاؤں کے انتظام کے لئے لمبا اور بڑا بجٹ پیش کیا جاتا ہے، خود راجستھان کے اُودے پور علاقے کے گاؤں کی گئوشالہ کی حفاظت کے لئے اسی سال ایک کروڑ کا بجٹ پاس کیا گیا تھا، مگر حال یہ ہے کہ یہ بے زبان جانور چارے پانی کے بغیر بھوکے پیاسے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں۔ اب یہ گئو پریمی ان ٹھیکیداروں کو کیا سزا دیں گے؟ جب کہ گئوشالہ سمیتی کا صدر رمیش چندیل اس کا الزام انتظامیہ پر رکھ رہا ہے اور انتظامیہ والے گئوشالہ پر......!

تو کیا اس کا کوئی حل گئو رکھشکوں کے پاس ہے؟ اور مسلمانوں کو محض شبہ میں مارا جاتا ہے لیکن یہاں تو ۱۵۰ گائے بچھڑوں کی موت ہوئی ہے، تو کیا گئوشالہ پر مکھ کو چوراہے پر سزا دینے کی بات ممکن ہو سکے گی؟

☆......☆......☆

قارئین حق کی روشنی کی خدمت میں

محترم قارئین! آپ کا محبوب دینی و اصلاحی اخبار ہفت روزہ ''حق کی روشنی'' مشترکہ شمارے ''قرآن کریم، رمضان المبارک اور عیدالفطر نمبر'' کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ ان شاء اللہ اخبار حق کی روشنی پابندی کے ساتھ وقت مقررہ پر ہر ہفتہ شائع ہوا کرے گا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ حسب سابق اپنا تعاون جاری رکھتے ہوئے اخبار کا مطالعہ بھی کریں گے اور ممبر سازی میں اپنا تعاون بھی پیش کریں گے۔

جن حضرات کا سالانہ زرِتعاون ختم ہو چکا ہو ان سے گزارش ہے کہ از خود نئے سال کا زرِتعاون مبلغ سو روپے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کر کے جمع کرادیں۔ جزاک اللہ

محمد شہزاد رحمانی: 9372784842

درس قرآن

بعد نماز عشاء فوراً مسجد انوار مدینہ، مہاڈا پلاٹ میں مفتی محمد عامر یاسین کے لئے مسجد کے سامنے اخلاق بھائی کے مکان میں نشست کا انتظام بھی ہوگا۔ شرکت کی گزارش ہے۔

رابطہ
محمد شہزاد رحمانی
9372441133
وہاٹس ایپ نمبر
9372784842

فکر آخرت اور ہمارا طرز حیات

ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا تو وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکہ کا سامان ہے۔(آل عمران ۱۸۵)

اس کائنات آب وگل میں جو بھی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن فنا ہونا ہے ہر جاندار اور ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ اس کا کوئی بھی شخص خواہ وہ کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہو، انکار نہیں کرسکتا، آج کے اس ترقی یافتہ اور سائنس وٹکنالوجی کے دور میں بھی اس حقیقت کا انکار ناممکن ہے اور جس طرح کل ہم اس حقیقت کے اقرار پر مجبور تھے اسی طرح آج بھی ہیں، کیونکہ ہم روزانہ دسیوں افراد کو مرتے ہوئے دیکھتے ہیں یا ان کی موت کی خبر سنتے ہیں، امیر بھی مرتا ہے، فقیر بھی، چھوٹا بھی مرتا ہے اور بڑا بھی، بوڑھا بھی مرتا ہے اور جوان بھی، غلام بھی مرتا ہے اور سلطان بھی، نہ جانے کتنے افراد کو ہم نے اپنی زندگی میں مرتے ہوئے دیکھا ہوگا اور نہ جانے کتنے افراد کو ہم نے اپنے ناتواں اور ضعیف کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان پہنچایا اور انہیں سپرد خاک کیا ہوگا۔لیکن پھر بھی ہم اس حقیقت سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی زبانوں سے تو نہیں البتہ اپنے اعمال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس دنیا کے بعد کوئی اور دنیا نہیں آنے والی ہے، جو کچھ ہے یہ دنیا اور اس کی لذات ہیں۔

آج کے اس پر آشوب و پرفتن دور میں انسان ترقی کی منازل طے کر چکا ہے، مگر افسوس کہ ترقی کی اس دوڑ میں انسان اپنا فرض بھول چکا ہے، بس اگر اس کو کچھ یاد ہے تو دنیا کی دولت، دنیا کی شہرت، عزت وجاہ اور مرتبہ ومقام۔

ہم دنیا کی انہی لغویات اور لذت کے پیچھے پڑھ کر آخرت کی زندگی اور موت کی حقیقت کو بھول چکے ہیں ہم نے اس ترقی یافتہ اور فانی دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے، ہم اللہ کی مضبوط رسی کو چھوڑ کر ٹوٹ کر بکھر چکے ہیں اور اسی وجہ سے ہمارا خوف اور رعب ہمارے دشمنوں کے دلوں میں ختم ہو چکا ہے، ذرا سوچئے کہ اگر موت کی حقیقت ہمیں ابھی اپنی گرفت میں لے لے اور ہم بھی اس دار فانی سے روانہ ہو جائیں تو ہم اور آپ اللہ کے حضور کیا عمل پیش کریں گے؟ کیا ہم اپنی بداعمالیوں کے سبب آتش جہنم میں جانے کے لئے تیار ہیں، جہاں نہ موت آئے گی اور نہ زندگی ہی کی صورت ہوگی (لا یموت فیھا ولا یحی) جہاں پینے کے لئے کھولتا ہوا پیپ اور خون دیا جائے گا۔جہاں کی مشکلات اور بلاؤں کی شدت کا ہم اس دنیا میں اندازہ بھی نہیں کر سکتے، کیا ہم اور آپ محشر کی رسوائی اور خدائے ذوالجلال کے غضب و ناراضگی کے لئے مستعد و تیار ہیں؟

آپ کا جواب اگر نفی میں ہوگا اور یقیناً نفی ہی میں ہوگا تو ابھی اور اسی وقت خدائے غفار ورحمٰن کی طرف پلٹ جائیں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں اور اپنے گناہوں اور سیئات کی معافی مانگیں وہ خدا ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے وہ خدا غفور وروؤف ہے اگر ہم اس کی طرف ایک بالشت بڑھیں تو وہ ہماری طرف ایک ہاتھ بڑھے گا، ہم اس کی طرف چل کر جائیں گے تو وہ دوڑ کر ہمیں اپنے دامن رحمت میں کھینچ لے گا، لیکن یہ سب اسی وقت ہوگا جب ہم عمل کریں گے، صرف کہہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا اور عمل سے سب کچھ ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس!

تحریر: اشفاق لعل خان سر

عزیز دوست قریشی شاہنواز کو مرحوم کہتے ہوئے ایک عجیب حزن وملال کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ابھی کل تک وہ ہمارے درمیان تھے ان کی شگفتہ مزاجی اور انگریزی زبان دانی کا جواب نہیں تھا۔انہوں نے اپنی محنت اور صلاحیت کے ذریعے انگریزی زبان میں اچھی استعداد پیدا کر لی تھی، انہوں نے یونیورسٹی آف پونہ کے انگریزی ڈپارٹمنٹ سے ایم اے کیا تھا، اور اعظم کیمپس کے مختلف شعبوں میں بطور انگریزی ٹیچر تقریباً چار سال تک کام بھی کیا تھا۔جس کی وجہ سے ان کی انگریزی بولنے کی صلاحیت میں بے پناہ نکھار آ گیا تھا۔وہ ہمارے لئے ایک ڈکشنری اور حوالہ جاتی کتاب کی حیثیت رکھتے تھے، کسی بھی لفظ کا معنی معلوم کرنا ہو یا کسی لفظ کے تلفظ کی تصدیق کرنی ہو تو ہماری نگاہ شاہنواز سر کی طرف اٹھ جاتی تھی، وہ جے اے ٹی جونیئر کالج میں انگریزی پڑھاتے تھے، پہلے پریڈ سے ہی طالبات ان کی انگریزی بولنے کی صلاحیت سے متاثر ہو جاتی تھیں، مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے، قابل وذی استعداد استاد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی منکسر المزاج، بااخلاق اور بامروت انسان تھے، انگریزی دانی کی صلاحیت نے ان کے اندر نہ کبر وعجب پیدا کیا تھا اور نہ دوسروں کی حقارت اور تعلّی پیدا کی تھی، وہ گرچہ ایک اسکول ٹیچر تھے لیکن علماء ومشائخ کی صحبت اور علمائے ربانیین کی کتابوں کے مطالعہ نے انہیں ایک دیندار، پابند سنت و شریعت اور ہمیشہ فکر آخرت میں رہنے والا شب زندہ دار بنا دیا تھا، وہ مشہور عالم دین حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی سے بیعت واصلاح کا تعلق رکھتے تھے، اور وقتاً فوقتاً اپنے شیخ سے ملاقات واستفادے کے لئے خانقاہ نعمانیہ مجددیہ (نیرل) تشریف لے جاتے تھے، ان کے اکثر اوقات ذکر وفکر اور اوراد ووظائف کے پڑھنے میں گزرتے، وہ ہر چیز کو شرعی نکتہ نگاہ سے دیکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ دوران تدریس جہاں کہیں موقع ملتا اپنے طلباء کو دین اور شریعت کی باتوں سے آگاہ کراتے، نصاب میں موجود غیر شرعی نقاط کی شریعت کی روشنی میں وضاحت کرتے تھے، طالبات کی دینی واخلاقی تربیت ان کی تدریس کا خاصہ تھی، ہم اساتذہ کے لئے وہ ایک اچھے رفیق تھے، ان کی خواہش تھی کہ ساتھی اساتذہ بھی دینی مزاج اور شرعی لباس میں آ جائیں، ہمارے اسٹاف کے واٹس اپ گروپ میں ان کی پوسٹ اکثر یا تو کسی دینی واصلاحی مجلس کے متعلق ہوتی یا علماء کے بیان اور قرآن وحدیث پر مبنی ہوتی، وہ بے ضرر آدمی تھے ان کی ذات سے شاید ہی کسی کو تکلیف پہونچی ہو، وہ معاملات کے صاف اور اخلاقیات کا پاسدار انسان تھے، ان کے اخلاق وکردار کا ایک وصف ان کی غیر معمولی شرافت تھی، وہ اتنے شریف آدمی تھے کہ کسی کو نقصان پہونچانا تو درکنار کسی سے ناراض بھی ہونے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔

مرحوم شاہنواز سر ان اساتذہ کرام میں سے تھے جو درس وتدریس کے آگے بھی کچھ سوچتے اور ملت کی خدمت کا منصوبہ بناتے ہیں، اور پھر اپنے منصوبے کے مطابق ملت کو فیض پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ شہر عزیز کے بہت سارے ملی وتعلیمی کاموں میں وہ شریک رہتے تھے، اپنے محلے مولانا محمد حنیف ملی نگر کے ایک دینی وملی ادارے کے وہ سرپرست ونگراں تھے، انہوں نے دینی واصلاحی مضامین بھی لکھے جو ''گلشن نعمانی'' اور ''حق کی روشنی'' میں شائع ہو چکے ہیں، بارہویں جماعت کے طلباء کے لئے Fugures of Speech پر ان کا ایک مفید کتابچہ بھی زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو، مرحوم ایک فرمانبردار و سعادت مند بیٹے، ایک ذمہ دار ووفا شعار شوہر، ایک فکر مند باپ، ایک مخلص دوست اور ایک بہترین بھائی تھے، ان کے انتقال کے بعد کیا اپنا کیا پرایا ہر کوئی ان کی خوبیوں کا معترف اور ان کی تاریخ وتوصیف میں بھیگی آنکھوں کے ساتھ رطب اللسان نظر آیا، تجہیز وتکفین اور نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جن میں صالحین علماء اور ذکر ودعا میں مصروف افراد خاصی تعداد میں تھے، جو ان کی محبوبیت اور عنداللہ مقبولیت کی علامت ہے، مرحوم کی رحلت میرے لئے ایک ذاتی صدمہ ہے اس لئے کہ وہ صرف میرے ساتھی اور استاد نہ تھے بلکہ ہم نے گریجویشن ساتھ میں کیا پھر پونہ میں بھی میں ان کا ہم جماعت رہا، اس طرح وہ میرے رفیق اور مخلص دوست تھے، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی وفات پر دو شعر پڑھے تھے، امام ترمذیؒ نے اسے نقل کیا ہے

وکنا کندمانی جذیمة حقبة
من الدھر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا
بطول اجتماع لم نبت لیلة معا

(اے میرے بھائی! ہم قبیلہ جزیمہ کے دو ہم مجاز اور ہم مشرب دوستوں کی طرح اتنا لمبا عرصہ ساتھ رہے کہ لوگ کہنے لگے اب یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے، لیکن جب موت نے میرے اور مالک کے درمیان جدائی پیدا کر دی تو یہ لمبی مدت کا ساتھ کسی ایک رات کے ساتھ سے بھی کم ہو کر رہ گیا)

یہ اشعار میرے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں، رفاقت کا دور ختم ہوا، ایک ہمدرد مونس وغم خوار چلا گیا، سارے تعلقات وقتی ہیں، ساری چاہتیں عارضی ہیں، کفن میں چہرہ چھپا کر ہر کوئی چلا جاتا ہے اور ہر کسی کو جانا ہے، بس ایک تعلق دائمی ہے، ایک ساتھ ہمیشہ کا ہے، اور ایک چاہت کو ہمیشہ دوام حاصل ہے۔ویبقیٰ وجہ ربکَ ذوالجلال والاکرام

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مرحوم شاہنواز سر کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اصلاح معاشرہ کے لئے میڈیا کا استعمال

از: مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

گزشتہ سے پیوستہ

اصلاح معاشرہ کے لئے الیکٹرونک میڈیا کے استعمال میں پرنٹ سے زیادہ دشواری ہے، کیوں کہ الیکٹرونک میڈیا کا کوئی پروگرام ایسا نہیں ہوتا جس میں مغرب کی ''روشن خیالی کی جھلک نہ ہو، ناظرین اسی کے عادی ہوگئے ہیں اور دوسرا کوئی پروگرام جو انتہائی سنجیدہ اور لہو ولعب سے پاک ہو، ناظرین کی نظر میں بور ہوتا ہے۔جب پہلے مرحلے میں بوریت گھس جائے تو نہ افادہ آسان ہوتا ہے اور نہ استفادہ۔ایسے میں ہمیں اپنی الگ راہ سوچنی ہوگی جو شریعت کے نقطۂ نظر کے مطابق ہو اور جو دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے، اس کے لئے الیکٹرانک میڈیا کے ماہرین کو اس کام سے جوڑنا ہوگا، جو منصوبہ بند انداز میں اس کام کو کرسکیں، وہ اصلاح معاشرہ کے بلند وبانگ نعرے اور دعوے کے ساتھ میدان میں نہ آئیں بلکہ پروگرام کا موضوع ترتیب اور پیش کش اس انداز کی ہو کہ وہ ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کے صحیح مصداق ہوں، جو لوگ اس عنوان سے بدکتے رہتے ہیں وہ بھی غیر شعوری طور پر اس سے متأثر ہوں، ہوتا یہ کہ جب ہم کوئی نعرہ دے کر لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں تو ایک بڑا طبقہ اس نعرے کی وجہ سے پہلے مرحلہ میں ہی ہم سے کٹ کر رہ جاتا ہے۔اس کے برعکس اگر ہم بغیر نعرے کے کھڑے ہوں تو بہت سے لوگ اس کی طرف تجسس کے جذبے سے متوجہ ہوں گے۔اور ہم اپنی بات ان تک پہونچانے میں کامیاب ہوں گے۔اس کے لئے اپنے ٹی وی چینل کا قیام سب سے اچھی چیز ہے۔لیکن یہ بڑا پروجکٹ ہے، اور خرچیلا کام ہے، جب تک ہم اس پر قابو نہیں پاتے ہمارے لئے یہ ممکن ہے کہ بعض چینل کے کچھ اوقات خرید کرا اپنے انداز میں اپنی چیزیں پیش کریں، پھر جب یہ پروگرام مقبول ہو جائے تو مستقل چینل کے قیام کے بارے میں سوچا جائے۔دوسروں کے بہت سارے چینل ہیں، اپنے بھی کچھ لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔کیو۔ٹی۔وی۔ میں غالب عنصر خیر کا ہی رہتا ہے۔البتہ اس میں مونیٹرنگ کی ضرورت ہے، بغیر مونیٹرنگ کے اس کام میں اندیشے اور خدشات بہت ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس قسم کے کسی بھی اقدام سے پہلے علماء اور الیکٹرونک میڈیا کے ماہرین کی ایک میٹنگ کی جائے اور اس میں کام کی شکلوں پر تفصیلی گفتگو کی جائے۔

☆......☆......☆

عورتوں کے حقوق

از: عرشیہ کوثر بنت خواجہ فیروز

میراث: شوہر کی وفات کے بعد بیوہ اپنے شوہر کے ترکے میں حقدار ہے، شرعی اصولوں کے مطابق اگر متوفی شوہر صاحبِ اولاد ہو تو بیوی ترکے کا آٹھواں حصہ لے۔ اگر وہ لاوارث وفات پا جائے تو میراث کا چوتھا حصہ بیوہ کو ملے گا۔

عورت کا عقدِ ثانی: سورہ نور آیت 32 میں اللہ نے فرمایا: وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ ترجمہ: اپنی بیوہ عورتوں اور مردوں کے نکاح کردو۔

سخت افسوس کا مقام ہے مسلمانوں میں بیوہ کا عقد ثانی نہایت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگ بیوہ کے شادی کرنے کو اعتراض اور ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ کے اس حکم پر غور کرنا اور اللہ سے ڈرنا چاہئے کہ وہ اپنی نام نہاد تہذیب وتمدن کو دین پر تھوپنے کی مذموم کوشش کررہے ہیں۔

نوجوان بیوہ کے لئے حفاظت اور کفالت بڑا مسئلہ ہے، لہٰذا بہتر ہے ایسی بیوائیں اللہ کے اس حکم کے مطابق عقد ثانی کرلیں۔

واضح ہو کہ بیوہ عورت کو نکاح کے معاملے میں مکمل اختیار ہے۔ اسے کوئی بھی اپنا پابند کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ بیوہ عورت معروف طریقے سے اپنے لئے جو رشتہ مناسب سمجھے وہاں نکاح کرسکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے حکم نہ لیا جائے (بخاری)

حق بندگی اور اجر ملنے میں مرد وعورت کی مساوی حیثیت: سورہ احزاب میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: اِنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِیۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِیۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِیۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِیۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیۡنَ اللّٰهَ کَثِیۡرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا

بے شک جو مسلم مرد اور مسلم عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، مطیع وفرمانبردار مرد اور مطیع و فرمانبردار عورتیں، راست باز مرد راست باز عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، اللہ کے آگے جھکنے والے مرد اور اللہ کے آگے جھکنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور عصمت کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والی عورتیں ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

اسی طرح سورہ مومن آیت 40 میں ارشاد ربانی ہے: مَنۡ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ یُرۡزَقُوۡنَ فِیۡهَا بِغَیۡرِ حِسَابٍ .

وہ جو برائی کرے گا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی اس نے برائی کی ہوگی۔ اور جو نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مومن ہو یہ سب لوگ جنت میں جائیں گے، انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔

مرد وزن میں نیکی کرنے پر اجر مساوی ملے گا اور برائی کرنے پر سزا بھی برابر ہوگی، یعنی جزا وسزا دونوں کے لئے یکساں ہے۔

سورۃ الزلزال میں ارشاد ہوتا ہے: فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ .

جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

جہاد میں شرکت کا حق: اسلامی ریاست کی حفاظت اور دین پھیلانے کے لئے جہاد کرنا، قومی کاموں میں سب سے بڑا کام ہے۔ صحابیاتؓ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ جہاد میں شریک رہی ہیں۔

☆......☆......☆

تمام لکی ڈرا اسکیمیں اور اکثر کوپن اسکیمیں شرعاً جوا ہیں اوراسلام میں ہر قسم کا ''جُوا'' حرام ہے

از: مفتی آصف انجم ملی ندوی

ماہ جون سے اسکولوں میں نیا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہوگیا۔ یہ دونوں مواقع ہمارے لئے بہت سی ضروری اشیاء کی خرید وفروخت کا موسم ہیں اور ماہ رمضان عیدالفطر کی مناسبت سے خرید وفروخت کا موسم ہوتا ہے۔ چناں چہ ان دونوں ہی مواقع پر اسٹیشنریز جنرلس اور بازاروں میں اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے والوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے اس ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور لبھانے کیلئے بہت سے دوکاندار اور جنرلس کے مالک طرح طرح کی اسکیمیں جاری کرتے ہیں۔ مثلاً لکی ڈرا اسکیمیں، انعامی کوپن، قسمت کوپن یا ایک خاص حد تک کی خریدی پر ہر کوئی پرکشش انعام بذریعہ قرعہ اندازی دینے کا اعلان ہوتا ہے، اخباری اشتہارات، ڈیجیٹل بورڈ اور پمفلٹ وغیرہ کے ذریعہ سے ان کی خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ عام مسلمان یہ دیکھتے ہیں کہ ہمیں ضرورت کی چیزیں تو خریدنی ہی ہیں کیوں نہ ان اسکیموں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ اس قسم کی دکانوں پر ایک ہجوم اکٹھا ہوجاتا ہے۔ ہر خریدار کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اعلان واسکیم کے مطابق انعام مجھے مل جائے، ایسے موقع پر کسی کے گوشۂ خیال میں نہیں گذرتا کہ اس قسم کی اسکیمیں جو موہوم نفع پر مشتمل ہوں اور کسی کو انعام ملے کسی کو نہ ملے شریعت میں ''جوا'' قرار دی جاتی ہیں۔ جوا حرام ہے اس پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جوا کے کاروبار میں ملوث ہونے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ آج کل ان اسکیموں اور انعامات کے اعلان کے ساتھ جو کاروبار ہورہے ہیں ان میں سے اکثر جوئے کا کاروبار ہیں، ماہ رمضان میں ہم مسلمانوں میں ایک بڑی تعداد جانے انجانے میں اس میں ملوث ہورہی ہے۔ یہ بڑی تشویش کی بات ہے یاد رکھیں! جوئے سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے۔ اس حرام آمدنی کا لقمہ پیٹ میں جائے گا اس حرام آمدنی سے کپڑا بنا کر ہم پہنیں گے تو حدیث شریف میں ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ حرام آمدنی سے جو صدقہ دیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ وہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول نہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کاروباری معاملات میں خرید وفروخت کے معاملات میں مسلمان بہت چوکنا رہیں۔ ہر اسکیم اور ہر انعام کے پیچھے نہ دوڑنے لگیں بلکہ علماء کرام ومفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کرلیں، علماء کرام بھی اپنے بیانات میں اسے خوب اجاگر کریں۔

☆......☆......☆

بھلی باتیں بری باتیں

ندیم احمد رحمانی

اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنا

(۱) اہل اللہ کی صحبت دلوں کے تزکیہ کے لئے انتہائی لازمی اور ضروری ہے، اخلاص کی مایہ اور تقویٰ کا سرمایہ اللہ والوں کی صحبت سے ہی حاصل ہوتا ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کا حکم دے کر اللہ والوں کی صحبت میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۲) صحبت ایسی قوی التاثیر اور فوراً اثر کرنے والی چیز ہے کہ ذرا سی دیر میں آدمی کو کہیں سے کہیں پہنچادیتی ہے یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بافیض کا ہی اثر تھا کہ جس نے ادنیٰ درجہ کے صحابی کو بڑے سے بڑے تابعی کا سرتاج بنا دیا۔ فی زمانہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دوائے دل بیچنے والے اہل اللہ کے فیض صحبت نے اہل علم کو علم ومعرفت کے کس بلند معیار پر پہنچادیا۔

(۳) اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنے سے عبادتوں کا انداز بدل جاتا ہے، شہرۂ آفاق مشہور عالم دین اور بلند پایہ مصنف علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے تھے کہ تھانہ بھون میں حاضری سے پہلے کی نماز اور تھانہ بھون میں حاضری کے بعد کی نماز میں فرق تھا، مولانا تھانویؒ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میں اس زمانہ میں اہل اللہ کی صحبت کو فرض عین کہتا ہوں۔

(۴) بزرگوں کے تجربات اس بات کے گواہ ہیں اللہ والوں کی صحبت ایمان کی سلامتی کا ذریعہ بنیں۔

اہل اللہ کی صحبت اختیار نہ کرنا

(۱) اہل اللہ کی صحبت اختیار نہ کرنے سے آدمی اپنے دل کے تزکیہ سے محروم رہتا ہے، اس کے دل کا تزکیہ نہ ہونے کی وجہ سے تکبر، حبّ جاہ، ریاکاری، غصہ، بداخلاقی، کینہ پروری حسد وجلن وغیرہ روحانی بیماریاں اس کے دل میں موجود رہتی ہے اور اسی حالت میں آدمی دنیا سے چلا جاتا ہے اور قلب سلیم سے محروم رہتا ہے جو آخرت میں اسے ناکام کردے گا۔

(۲) اہل اللہ کی صحبت میں نہ رہنے سے انسان علم ومعرفت اور اللہ سے نسبت وتعلق کے ان خصوصی درجات سے محروم رہتا ہے، جنہیں اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اہل اللہ کی صحبت اختیار نہ کرنے سے بندۂ مومن ذکر وسلوک اور نسبت کے ان مراتب سے محروم رہتا ہے جس کی معراج قلب سلیم ہے۔

(۳) اہل اللہ کی صحبت اختیار نہ کرنے سے انسان درجۂ احسان سے محروم رہتا ہے، جس میں عبادت اس طرح ہو کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یا دوسرا درجہ یہ کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح صحبت اہل اللہ سے محرومی نیت میں فتور پیدا کرتی ہے اور اخلاص کو پانا مشکل ہوجاتا ہے۔

(۴) تاریخ کے کئی واقعات گواہ ہیں کہ علم حاصل کرنے کے بعد بھی اہل اللہ کی صحبت اختیار نہ کرنے والے راہ راست سے بھٹک گئے۔

☆......☆......☆

تلخیاں گر برا نہ مانو......!

از: محمد عامر یاسین ملّی

☆ بہار میں بحران کی آہٹ، لالو اور نتیش کی الگ الگ میٹنگیں (ایک سرخی)

مطلب کی ہے دنیا یہاں کون کسی کا ہوتا ہے

☆ بنگال کے بھاجپائی لیڈر نے ہندوؤں کو گجرات طرز پر جواب دینے کیلئے ابھارا۔ (ایک خبر)

جیسا گرو ویسا چیلا

☆ مدھیہ پردیش کے کسان نے بیل نہ ہونے پر بیٹیوں کو ہل میں جوت دیا۔ (ایک خبر)

بیٹی پڑھاؤ، مدھیہ پردیش بچاؤ

☆ بارہ لیٹر کی ٹنکی میں تیرہ لیٹر پٹرول بھر دیا گیا۔ (ایک خبر)

دیتے ہیں دھوکہ بازیگر کیسے کیسے

☆ روس کے ساتھ تعمیری کام وقت کا تقاضا۔ (ٹرمپ)

وقت کا تقاضا یا احسان مندی

☆ ہجومی تشدد کی بڑھتی وارداتوں کی وجہ سے ملک بھر میں ڈر اور خوف کا ماحول۔ (ایک خبر)

ایک ہی خوف مجھے شام وسحر لگتا ہے — جان آفت میں ہے خطرے میں شہر لگتا ہے
شیر آجائے مقابل تو کوئی بات نہیں — گائے پیچھے سے گزر جائے تو ڈر لگتا ہے

☆ داعش سربراہ بغدادی کی ہلاکت بدستور معمہ۔ (ایک مضمون کی سرخی)

ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔

☆ مویشیوں کی خرید وفروخت کی بندش پر سپریم کورٹ نے روک لگائی۔ (ایک خبر)

اب سرکار گئو رکھشا کے نام پر جاری غنڈہ گردی پر روک لگائے۔

☆ گئو رکھشک کشمیر جاکر دہشت گردوں سے لڑیں۔ (ادھو ٹھاکرے)

ملک کی رکھشا بزدلوں کے بس کی بات نہیں۔

☆ آن لائن سسٹم نے کنواری ٹیچروں کو بیوہ بنادیا۔ (ایک خبر)

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے۔

☆......☆......☆
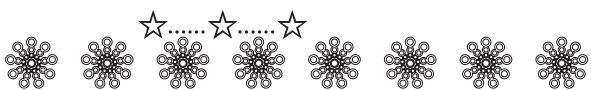
بچوں کا گوشہ

دماغ کی ہوا: سفید کپڑوں میں ملبوس، سر پر عمامہ پہنے ایک بزرگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے کہیں جارہے تھے۔ لمبی داڑھی اور روشن چہرے والے بزرگ آنے جانے والوں کو بے حد متاثر کررہے تھے۔ راستے میں ان کی نظر چند نوجوانوں پر پڑی.... ان کے لباس غیر اسلامی تھے۔ کلین شیو وہ نوجوان ایک بڑی سی گیند کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ ان کے قریب جاکر بزرگ نے انہیں اپنے پاس بلایا... وہ گیند ایک طرف ڈال کر ان کے پاس چلے آئے۔ بزرگ نے ان سے کچھ کہنے کی بجائے گیند اٹھالی اور اس سے پوچھنے لگے:

''بی گیند! تم سے ایسی کیا غلطی ہوگئی ہے، جس کی وجہ سے یہ سارے نوجوان تمہیں ٹھوکریں ماررہے ہیں۔'' ان کی بات سن کر ایک لڑکے نے کہا: حضرت! آپ گیند سے سوال کررہے ہیں.... یہ کیسے جواب دے سکتی ہے؟

بزرگ مسکرائے اور بولے: کیوں نہیں دے سکتی؟.... اس نے میری بات کا جواب دے دیا ہے۔''

نوجوان نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پھر ایک لمبے قد کا نوجوان بول اٹھا: کیا جواب دیا ہے اس نے؟ وہ کہنے لگے: ''بچو! یہ کہتی ہے، میرے دماغ میں ہوا بھر گئی ہے، جس کی مجھے یہ سزا مل رہی ہے''۔

کیوں رورہے ہو؟: ایک نیک آدمی کا آخری وقت آیا، سب گھر والے اس کے گرد جمع ہوکر رونے لگے، اس نے اپنے باپ سے پوچھا: ''اباجی! آپ کیوں رورہے ہیں؟

اباجی بولے: ''بیٹا! میں تیری یہ حالت دیکھ کر رورہا ہوں، یہ سوچ کر رورہا ہوں، آج کے بعد میرا بیٹا مجھے کہیں نظر نہیں آئے گا، مجھ سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوجائے گا، تمہارے بعد میری زندگی کیسے گزرے گی؟

اس نے اپنی ماں سے پوچھا: ''اور ماں تم کیوں رورہی ہو''؟

ماں نے کہا: ''بیٹا! تیری جدائی کی وحشت مجھے رلائے دے رہی ہے''۔ اس نے اپنے بچوں سے پوچھا: ''اے بچو! تم کیوں رورہے ہو''؟

وہ کہنے لگے: ''اباجان! آپ کے بعد ہم یتیم ہوجائیں گے، آج کے بعد ہم ابو کسے کہیں گے، کون ہماری ضرورتیں پوری کرے گا؟''

اب اس نے بیوی سے پوچھا: ''اور تم کیوں رورہی ہو؟''

اس نے جواب دیا: ''میرے سرتاج! آپ کے بعد میں ان خوب صورت کمروں میں زندگی کیسے گزاروں گی؟ پہلے میں آپ کا تمام دن انتظار کرتی تھی، اب کس کا انتظار کروں گی؟ آپ کے بعد یہاں میرا کون ہے؟

ان سب کی باتیں سن کر اس نے کہا: ''ذرا مجھے بٹھادو''۔

اسے بٹھادیا گیا، تب اس نے کہا: ''میں دیکھ رہا ہوں، تم سب کے سب دنیا ہی کے رونے رورہے ہو، تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جسے یہ فکر ہو... اب میرا کیا بنے گا؟ قبر میں میرا کیا حال ہوگا؟ منکر نکیر کے سوالات کے کیا جواب دوں گا؟ تم میں سے کوئی اس بات پر نہیں رورہا ہے کہ کل قیامت کے دن جب میری اللہ کے سامنے پیشی ہوگی تو اس وقت مجھ پر کیا بیتے گی؟ مطلب یہ کہ میری آنے والی زندگی کی تم میں سے کسی کو فکر نہیں، سب اپنی فکر میں غرق ہیں۔۔۔ افسوس.....!

ان الفاظ کے ساتھ ہی نیک آدمی کی روح پرواز کرگئی۔

☆......☆......☆

طلاق سے متعلق ناانصافی کا تصور بھی ایمان کے منافی ہے (مولانا الیاس ندوی بھٹکلی)

طلاق مسائل کا حل ہے اور عورتوں کے حق میں رحمت بھی! (مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی)

اسلام میں طلاق کا تصور کیا ہے؟ اس عنوان پر مورخہ ۹ر جولائی کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے حسب ہدایت حمیدیہ مسجد (بڑا قبرستان) میں حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جناب قاری زبیر عثمانی صاحب کی تلاوت اور نعت سے جلسہ کا باضابطہ آغاز ہوا۔ ابتداء میں ناظم اجلاس مولانا جمال عارف ندوی صاحب نے بتایا کہ اس وقت بہت سارے مسلمانوں کے ذہنوں میں تین طلاق کا تصور ایسا بیٹھا ہوا ہے کہ اگر میاں بیوی آپسی رضا مندی سے طلاق کا افیڈیوٹ بناتے ہیں تو تین طلاق ہی کا بناتے ہیں، حالانکہ آخری درجہ میں رشتہ ختم کرنے کے لئے ایک ہی طلاق بہت کافی ہے، ہمیں طلاق سے اجتناب کرتے ہوئے میاں بیوی کے اختلافات کو شرعی ہدایات کی روشنی میں دور کرنا چاہئے، اور معاشرے میں یہ بات عام کرنی چاہئے کہ ''ایک طلاق ابھی نہیں اور تین طلاق کبھی نہیں''۔

پروگرام کے مقرر خصوصی مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نے اپنے تفصیلی خطاب میں نکاح کی اہمیت اور بیوی کے ساتھ حسن سلوک کی شکلوں کو قرآن کریم اور سیرت طیبہ کی روشنی میں واضح فرمایا اور کہا کہ اگر شرعی ہدایات کے مطابق نکاح کی زندگی بسر کی جائے تو طلاق کی نوبت ہی نہ آئے اور اگر مرد و عورت کا اکٹھا رہنا ناممکن ہو جائے تب محض ایک طلاق رجعی کا سہارا لیا جائے، آپ نے بتایا کہ طلاق مسئلہ نہیں مسائل کا حل ہے، جہاں طلاق کا نظام نہیں وہاں بیوی سے چھٹکارا پانے کے لئے یا تو شوہر فرار ہو جاتا ہے یا کسی بہانے بیوی کو ہلاک کر دیتا ہے، شریعت نے مرد کو طلاق کا اختیار دیا تو عورتوں کو بھی خلع کا حق دیا تاکہ ضرورت پڑنے پر بیوی بھی ظالم شوہر سے نجات حاصل کر سکے۔

جلسے کے مہمان مقرر حضرت مولانا الیاس ندوی بھٹکلی صاحب نے حالات حاضرہ کے تناظر میں فرمایا کہ آج ملک میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس میں مسلمانوں کو استعمال نہ کیا جا رہا ہو، جن مسلمانوں کی صحیح اسلامی تربیت نہیں کی گئی اور نہ بچپن میں ان کے عقائد کو پختہ کرنے کی کوشش کی گئی ایسے نام کے مسلمان آج اسلام دشمن طاقتوں کے آلہ کار بن کر اسلام کو زبردست نقصان پہنچا رہے عصری تعلیم کے ساتھ ایمانی تربیت کی فکر کرنی چاہئے اور ان کے حق میں روزانہ صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کرنی چاہئے، آپ نے کہا کہ آج دنیا میں اسلام تو ہے لیکن ایمان کی کمی ہے، جس وقت ایمان آ جائے گا، بغیر دعا کے اللہ کی مدد آئے گی، مولانا نے بتایا کہ یورپ و امریکہ میں نکاح کی درخواست دینے کے بعد کئی روز مرد کو طلاق اور خلع کے مسائل سکھائے جاتے ہیں پھر نکاح کی اجازت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں طلاق کے ایک ایک جز کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے طلاق کی شرح میں بہت زیادہ کمی واقع ہو سکتی ہے۔

ادارہ صوت الاسلام اور جامعہ ابوالحسن علی ندوی کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلسہ میں مولانا نعمت اللہ صاحب (بھٹکل) مفتی نظام الدین صاحب، حافظ ریاض ملی، حافظ محمد یاسین ملی، قاری حفیظ الرحمٰن شمسی کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں عوام الناس شریک ہوئے، رات بارہ بجے مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

☆......☆......☆

اصلاحی خط و کتابت

از: مولانا شاہ حکیم اختر صاحبؒ

حال: جناب عالی! بندہ ایک بیماری میں مبتلا ہے وہ یہ کہ جب بھی کوئی خوبصورت چیز دیکھ لیتا ہوں تو دل و دماغ میں وہی چیز بس جاتی ہے۔ بار بار ذہن میں اس کے خیالات آتے رہتے ہیں اور اس چیز کو حاصل کرنے کی تمنا رہتی ہے جس کی وجہ سے پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگتا۔

جواب: خوبصورت شکلوں کو نہ دیکھو نہ لڑکی کو نہ لڑکے کو ان کو دیکھنا حرام ہے، آنکھوں کا زنا ہے، یہ دیکھنے کا عذاب ہے کہ دل بھی گندا ہو جاتا ہے۔ ٹھان لیں کہ چاہے جان نکل جائے پھر بھی نہیں دیکھوں گا۔ ہر غلطی پر آٹھ رکعات نفل پڑھو اور رو کر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگو۔

دنیا کی فنائیت کو سوچا کرو کہ حرام تو حرام ہے حلال بھی دل لگانے کے قابل نہیں اگر وہ چیز مل بھی جائے اور ابھی دم نکل جائے تو اس سے فائدہ اٹھا سکو گے؟ ایسی فانی دنیا سے کیا دل لگانا۔

حال: حضرت گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اگر کبھی مجھ سے یا میرے دوست سے گناہ ہو جاتا ہے تو مجھے بہت غصہ اور غم ہوتا ہے کہ مجھ سے گناہ کیوں ہوا اور مجھے اس بات کا بھی غم ہوتا ہے کہ میں نے یا میرے دوست نے اللہ کو کیوں ناراض کیا حضور اکرم ﷺ کو تکلیف کیوں دی؟ کبھی کبھی تو حضرت مجھے رونا بھی آتا ہے۔

جواب: دوست کے گناہ کا آپ کو کیسے علم ہوتا ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ گناہ کا اظہار جائز نہیں۔ گناہ پر غم ہونا ایمان کی علامت ہے شکر کریں۔ جلد توبہ کر لیں توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حضور ﷺ کے سامنے وہ گناہ پیش نہیں کیا جاتا جس سے توبہ کر لی گئی۔

سوشل میڈیا کی آواز

از مفتی ناظم ملی

جیسے جیسے میری عمر میں اضافہ ہوتا گیا، مجھے سمجھ آتی گئی کہ اگر میں تین ہزار کی گھڑی پہنوں یا تیس ہزار کی، دونوں وقت ایک جیسا ہی بتائیں گی......!

میری پاس تین ہزار کا بیگ ہو یا تیس ہزار کا اس کے اندر کی چیزیں تبدیل نہیں ہوں گی......!

میں تین سو گز کے مکان میں رہوں یا تین ہزار گز کے مکان میں تنہائی کا احساس ایک جیسا ہی ہوگا......!

آخر میں مجھے یہ بھی پتہ چلا کہ اگر میں بزنس کلاس میں سفر کروں یا اکانومی کلاس میں، میں اپنی منزل پر مقررہ وقت پر ہی پہنچوں گا......!

اس لئے اپنی اولاد کو مالدار ہونے کی ترغیب مت دو بلکہ ان کو یہ سکھاؤ کہ وہ خوش کس طرح رہ سکتے ہیں اور جب بڑے ہوں تو چیزوں کی قدر کو دیکھیں قیمت کو نہیں......

دل کو دنیا سے نہ لگاؤ کہ وہ فانی ہے، بلکہ آخرت سے چمٹ جاؤ کیوں کہ وہ باقی رہنے والی ہے......

فرانس کا ایک وزیر تجارت کہتا تھا، برانڈڈ چیزیں مارکیٹنگ کی دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہوتی ہیں جن کا مقصد تو امیروں سے پیسہ نکلوانا ہوتا ہے مگر غریب اس سے بہت متاثر ہو رہے ہوتے ہیں، کیا یہ ضروری ہے کہ میں آئی فون اٹھا کر پھروں تاکہ لوگ مجھے ذہین اور سمجھدار مانیں؟ کیا یہ ضروری ہے کہ میں روزانہ KfcیاMac کھاؤں تاکہ لوگ یہ نا سمجھیں کہ میں کنجوس ہوں؟

کیا یہ ضروری ہے کہ میں روزانہ دوستوں کے ساتھ اٹھک بیٹھک Downtown cafe پر جا کر لگایا کروں تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں خاندانی رئیس ہوں؟

کیا یہ ضروری ہے کہ میں Gucci, Lacoste, Adidas یا Nike سے کپڑے لے کر پہنوں تو جینٹل مین کہلایا جاؤں گا؟

کیا یہ ضروری ہے کہ میں اپنی ہر بات میں انگریزی کے لفظ ٹھونسوں تو مہذب کہلاؤں؟ کیا یہ ضروری ہے کہ میں Adele یا Rihanna کو سنوں تو ثابت کر سکوں کہ میں ترقی یافتہ ہو چکا ہوں؟

نہیں یار!!!

☆......☆......☆

اس ہفتے کا سبق

سوچنے والی بات ہے جب اپنا بچہ غلطی کرے تو یہ کہہ کر غلطی نظر انداز کر دی جاتی ہے کہ ''ابھی بچہ ہے''، کسی دوسرے کا بچہ بدتمیزی کرے تو ''تیرے ماں باپ نے تمیز نہیں سکھائی کیا؟''

☆......☆......☆

HAK KI ROSHNI WEEKLY,PRINTED PUBLISHED & OWNED BY ISRAR AHEMAD ABDUL JALIL,ADD: S.NO.86/1/10,H.NO.19,BEHIND PHARMACY COLLEGE ROAD,ZAM ZAM ROAD, MALEGAON,DIST.NASHIK,PRINTED AT NOORANI PRESS, 553,LINE NO.10,ISLAMPURA MALEGAON DIST.NASHIK & PUBLISHED AT S.NO.86/1/10,H.NO.19, BEHIND PHARMACY COLLEGE ROAD,ZAM ZAM ROAD,MALEGAON,DIST.NASHIK,composing:mufti md Ishaq milli,Email: haqkiraoshni@gmail.com